210- یورپی ممالک میں جلاٹین وغیرہ جیسے پھیلے ہوئے کھانے

سوال

بہت مدت سے میں جس ماحول میں رہ رہا ہوں ہمارے ہاں کھانے کے بارہ میں بہت مشکلات ہیں مثلا جلاٹین، اور مونو جلیسرائڈ، اور ڈیجلیسرائڈ، اور پیپسین اور رنٹ، یہ سب اشیاء ہمارے روزانہ کے کھانوں میں شامل ہیں، حتی کہ اب ہمارے لیے یہ جاننا ممکن نہیں رہا کہ ہمیں کیا کھانا ہے، اور ہر ایک قسم میں کیا علت پائی جاتی ہے برائے مہربانی اس مشکل کو حل کرنے کے لیے تفصیلی جواب دیں.

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں
پر انعام کرتے ہوئے زمین میں جو کچھ اس سے رزق پیدا کیا، اور اپنے بندوں کے لیے
حلال اور پاکیزہ اشیاء مباح کیں، اور یہ پاکیزہ اور حلال اشیاء بہت زیادہ ہیں جن کا
شمار ہی نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{اے لوگوں زمین میں جو کچھ ہے اس سے
حلال اور پاکیزہ اشیاء کھاؤ، اور شیطان کی پیروی مت کرو، یقینا وہ تمہارے لیے واضح
اور کھلا دشمن ہے} البقرۃ(168).

اور اللہ عزوجل نے کئی محدد کھانے
حرام کیے ہیں جیسا کہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں ہے:

{آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ
وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو
اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو،
کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا
گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز
کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے} الانعام(145).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
درندوں میں سے کچلی والے اور پرندوں میں سے پنجوں سے شکار کرنے والا کھانے سے منع

فرمایا"

صحیح مسلم (60/6).

اور صحیح بخاری میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4215).

ہمارے دور میں موجود کھانوں میں سے
بعض تو واضح حرام ہیں، مثلا مردار، اور خنزیر کا گوشت، اور بعض کھانوں میں کچھ
اشیاء اور مواد حرام پائی جاتی ہیں اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے اس مواد اور مرکبات
کی تفصیل تک پہنچنا ضروری ہے.

سوال میں جس جلاٹین کا ذکر کیا گیا
ہو سکتا ہے یہ حرام جانور مثلا خنزیر اور اس کے اجزاء کے چمڑے اور عضلات اور ہڈیوں
سے بنائی گئی ہو، تو اس بنا یہ جلاٹین جو کولاجن سے تبدیل کی گئی ہے جو اصل میں
خنزیر سے حاصل ہوتی ہے یہ حرام ہے کیونکہ یہ بالکل خنزیر کا نمک میں تحویل ہو جانے
کی طرح ہے، اور اس کی حرمت ہی راجح ہے، چاہے اس کو تحویل بھی کر دیا گیا ہے لیکن اس
کی اصل تو خنزیر حرام جیسی چیز ہی ہے.

اور کھانوں میں جو تیل پائے جاتے ہیں
اس میں بھی تفصیل ہے، کیونکہ یا تو یہ تیل نباتات سے ہونگے یا پھر حیوان سے.

اگر تو نباتات سے ہیں تو ایک شرط کے
ساتھ حلال ہیں کہ یہ کسی نجس چیز سے مخلوط نہ ہوں، اور اگر حیوان سے ہوں تو پھر یا
یہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس سے ہو یا پھر جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اس
سے نکلا ہو.

اگر تو یہ تیل گوشت کھائے جانے والے
جانور کا ہے تو اس کا حکم بھی اس جانور کے گوشت کے حکم کی طرح ہے.

اور اگر یہ حرام جانور سے ہو مثلا
خنزیر تو یہ تیل یا تو کھانے میں استعمال کیا گیا ہو یا پھر کھانے والی چیز کے

علاوہ دوسری اشیاء میں.

اگر تو کھانے کے علاوہ دوسری اشیاء
میں یہ تیل استعمال کیا گیا ہو مثلا جس طرح کہ اکثر صابون میں خنزیر کی چربی
استعمال کی جاتی ہے تو اس کا حرام ہونا ہی راجح ہے.

لیکن اگر یہ چربی اور تیل کھانے والی
اشیاء میں استعمال کیا گیا ہو جس طرح کہ خنزیر کی چربی اکثر چاکلیٹ اور گولیوں
ٹافیوں میں استعمال کی جاتی ہے تو یہ حرام ہونگی.

اور رہا پنیر تو اس کے متعلق عرض یہ
ہے کہ اگر یہ پنیر ایسے حیوان کے دودھ سے بنایا گیا ہو جسے کھانا جائز نہیں تو
بالاجماع اس کا پنیر کھانا جائز نہیں.

اور اگر وہ پنیر کسی کھانے والے
جانور کے دودھ سے بنا ہو، اور یہ شرعی ذبح کیے جانے والے جانور کے پیٹ سے نکالے گئے
زرد مادہ سے بنے اور اس میں کوئی نجاست نہ ملی ہو تو اسے کھایا جائیگا.

اور اگر یہ کسی مردار کے پیٹ سے زرد
مادہ نکال کر بنایا جائے تو اسے کھانے میں اختلاف ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ نہ کھایا
جائے.

لیکن اگر نجس نفخ یعنی جانور کے پیٹ
سے زرد مادہ نکال کر بنایا گیا ہو مثلا خنزیر وغیرہ سے تو یہ نہیں کھایا جائیگا.

دیکھیں : احکام الاطعمۃ فی الشریعۃ
الاسلامیۃ تالیف الطریفی (482).

اور بہت سارے حالات میں امور مخفی
اور مسلمان کے لیے مشتبہ رہ جاتے ہیں تو یہاں تقوی اور ورع یہی ہے کہ شبہات کو ترک
کر دینا ہی اس طرح کے حالات میں بہتر ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آیا ہے :

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما
بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : پھر

نعمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کی طرف کیں :

"حلال بھی واضح ہے، اور حرام بھی
واضح ہے، اوران دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں، انہیں بہت سارے لوگ نہیں جانتے،
چنانچہ جوشبہات سے بچ گیا تواس نے اپنا دین بھی محفوظ کرلیا، اوراپنی عزت بھی،
اورجو کوئی ان شبہات میں پڑگیا وہ حرام میں پڑگیا، بالکل اس چرواہے کی طرح جو
کسی چراگاہ کے گردچرارہا ہو توشک ہے کہ جانوراس میں بھی چرجائینگے، خبردار ہر
بادشاہ کے لیے ایک مخصوص زمین کا حصہ ہوتا ہے اوراللہ تعالی کا مخصوص حصہ اس کی
حرام کردہ اشیاء ہیں، خبردار جسم میں ایک ٹکڑاایسا ہے جب وہ صحیح ہوجائے توسارا
جسم صحیح رہتا ہے، اورجب وہ خراب ہوجائے توساراجسم ہی خراب ہوجاتا ہے، اوروہ
دل ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1599).

اس سے یہ علم ہواکہ کھانے پینے والی
اشیاء میں اصل حلال ہے، لیکن جس پر حرام کی دلیل ثابت ہوجائے وہ حرام ہوگی، مثلا
مرداراورخون، اورجو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے، یاپھر جس پر بسم اللہ نہ
پڑھی گئی ہو.

چنانچہ سوال میں مذکورہ کھانے والی
اشیاء کے متعلق اگر تو یہ ثابت ہوجائے کہ اسے بنانے میں کوئی حرام اشیاء استعمال
ہوئی ہے تواسے کھانا جائز نہیں، اس سے اجتناب کیا جائے، لیکن اگر حرام اشیاء
استعمال نہیں ہوئی توکھانا جائز ہے، اوراگراس میں شک ہوکہ کوئی حرام چیز
استعمال ہوئی ہے لیکن یہ بغیر کسی وسوسہ کے ہو تو ورع اور تقوی یہی ہے کہ اسے
استعمال نہ کیا جائے.

واللہ اعلم.